يَـأيُّهَـا الَّذِيۡنَ آمَنُوۡا إنَّمَا الۡخَمۡرُ وَ الۡمَيۡسَرُ وَالۡاَنۡـصَـابُ وَ الۡاَزۡلَامُ رِجۡـسٌ مِنۡ عَمَلِ الشَّيۡـطَـانِ فَـاجۡتَـنِبُـوۡهُ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۔ إنَّـمَـا يُـرِيۡـدُ الشَّيۡـطَـانُ أنۡ يُوۡقِعَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةَ وَ الۡبَـغۡـضَـاءَ فِی الۡخَمۡرِ وَالۡمَيۡسَرِ وَيَـصُـدَّكُمۡ عَـنۡ ذِكۡـرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ مُنۡتَهُوۡنَ۔ (المائدہ ۵:۹۱)

''اے ایمان والو، شراب، جوا، تھان، پانسے کے تیر بالکل نجس شیطانی کاموں میں سے ہیں تو ان سے بچو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ شیطان تو بس یہ چاہتا ہے کہ تمھیں شراب اور جوئے میں لگا کر تمھارے اندر دشمنی اور کینہ ڈالے اور تمھیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو بتاؤ کیا اب تم ان سے باز آتے ہو۔''

مولانا امین احسن اصلاحی اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ذکر اللہ' کے بعد 'صلاہ' کا ذکر عام کے بعد خاص کا ذکر ہے جس سے ان دونوں کا ربط واضح ہوتا ہے۔ اسلام نے زندگی کی تمام عظمت و رفعت ذکر الٰہی کے ساتھ وابستہ کی ہے۔ جو شخص خدا سے غافل ہو، وہ خود اپنی قدر و قیمت سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے۔ 'نسوا اللّٰه فانساهم انفسهم' میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ کی یاد کا خاصہ یہ ہے کہ وہ انسان کو زندگی کی اصل حقیقتوں سے کبھی بے پروا نہیں ہونے دیتی۔ جس کا فائدہ یہ ہے کہ انسان کبھی بھی راہ سے بے راہ نہیں ہوتا۔ اور کبھی کوئی لغزش ہو جاتی ہے تو اللہ کی یاد اسے سنبھال لیتی ہے۔''

(تدبر قرآن، ج ۲، ص ۵۹۱)

مولانا اصلاحی نے اس آیہ کی وضاحت کرتے ہوئے ایک اور حقیقت کی خبر دی ہے۔ نماز خدا کی یاد کا ذریعہ ہے۔ اور یہ یاد انسان کو اصل حقیقتوں سے غافل نہیں ہونے دیتی اور اس طرح انسان بے راہ ہونے سے بچ جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا نماز پر وار کتنے دور رس نتائج رکھتا ہے۔ چنانچہ شیطان کے وساوس کے بارے میں ہمیشہ چوکنا رہنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بار بار شیطان کی انسان دشمنی کو نمایاں کیا گیا ہے تا کہ اہل ایمان اس کے معاملے میں غفلت کا شکار نہ ہوں۔

کتابیات

مسلم، کتاب السلام، باب ۲۵۔ احمد، حدیث عثمان بن ابی العاص۔ تفسیر القرطبی، ج ۱، ص ۸۹۔ مستدرک علی الصحیحین، ج ۴، ص ۲۴۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۵، ص ۵۱۔ مصنف عبدالرزاق، ج ۲، ص ۸۵، ص ۴۹۹۔ مسند عبد بن حمید، ج ۱، ص ۱۴۸۔ المعجم الکبیر، ج ۹، ص ۵۲۔ ۵۳۔ الترغیب والترہیب، ج ۲، ص ۳۰۸۔

# نماز میں خیالات

عـن الـقـاسـم بـن محمد : أن رجلاً سأله ، فقال : إنی أهم فی صلاتی فیکثر



www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ذلك علی ۔ فقال له امض فی صلاتك فإنه لن يذهب ذلك عنك حتی تنصرف و أنت تقول : ما أتممت صلاتی ۔

---

”قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: میں نماز پڑھتے ہوئے سوچوں میں پڑ جاتا ہوں ۔اور یہ میرے ساتھ بہت ہی ہوتا ہے ۔ چنانچہ انھوں نے اسے مشورہ دیا کہ اپنی نماز جاری رکھو۔ یہ معاملہ اسی طرح رہے گا جب تک تم نماز سے ہٹ نہیں جاؤ گے اور یہ نہ کہہ دو گے کہ میری نماز پوری نہیں ہوئی۔“

## لغوی مباحث

أهم : وہم آنا۔نماز میں مختلف خیالات کا آنا یا نماز کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں وہم ہونا۔

امض فی صلاتك : نماز میں چلتے رہو، مراد یہ ہے کہ نماز کو جاری رکھو۔

تنصرف: انصراف کا مطلب ہے، کسی کام سے رک جانا، یہاں نماز پڑھنا چھوڑ دینا مراد ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

## متون

یہ روایت موطا امام مالک سے لی گئی ہے۔اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول روایت نہیں ہوا، بلکہ اس میں قاسم بن محمد سے کیے گئے ایک سوال اور ان کے جواب کو بیان کیا گیا ہے۔قاسم بن محمد تابعی ہیں۔ان کا شمار فقہاے سبعہ میں ہوتا ہے۔ یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے تھے اور اپنے زمانے کے جلیل القدر عالم تھے۔کسی اور محدث نے اس روایت کو نہیں لیا۔ لہٰذا متون میں فرق کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

## معنی

بنیادی طور پر اس روایت میں بھی وہی مضمون بیان ہوا ہے جو پچھلی روایت میں زیرِ بحث آ چکا ہے۔ چنانچہ وسوسہ، اس کے مضمرات اور اس سے بچنے کا طریقہ، یہ سب تفصیل سے وہاں زیرِ بحث آ چکے ہیں۔اس روایت میں اس سے متعلق ایک دوسرا پہلو بیان ہوا ہے۔ یہاں ہم اسی کی وضاحت کریں گے۔

شیاطینِ جن وانس کی درپردہ دراندازیوں سے بچنے کے لیے اس روایت میں تعوذ کا طریقہ بیان ہوا ہے۔ یہاں حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ نے نماز کو ہر حال میں جاری رکھنے کی تجویز دی ہے۔ یہ تجویز ایک نفسیاتی حقیقت پر مبنی ہے۔شیطان یہ چاہتا ہے کہ نمازی کے صحیح نماز ادا کرنے کے صادق جذبے ہی کو غلط رخ دے کر اسے نماز سے محروم کر دیا جائے۔ چنانچہ وہ نمازی کے سامنے اس کی نماز اور وضو کی صحت کے بارے میں سوالات رکھنا شروع کر دیتا ہے۔اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نمازی

تشکیک وشبہات کا شکار ہو جاتا ہے اور بسا اوقات نماز کی طرف رغبت اور خضوع کی کیفیت ہی سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں نمازی کو نماز سے دور کر دیتی ہیں۔ حضرت قاسم کی تجویز شیطان کے اس حربے کا قوتِ ارادی سے جواب ہے۔ جب بندۂ مومن نماز، ہر حال میں پڑھتا رہے گا تو، بالآخر وہ ان وساوس اور شبہات پر بھی قابو پالے گا۔

کتابیات

مؤطا، کتاب الندا للصلاۃ، باب ۲۶۔ شرح الزرقانی، ج۱،ص ۲۹۵۔

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com